حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ جمیلہ کمالاتِ جلیلہ
اور سیرتِ طیبہ

سرور القلوب

بذکر المحبوب

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

امام المتکلمین مولانا شاہ نقی علی خاں بریلوی قدس سرہ العزیز

۱۲۴۶ھ ——— ۱۲۹۷ھ

۱۸۳۰ء ——— ۱۸۸۰ء

والد ماجد امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

شبیر برادرز ○ اردو بازار لاہور ۲

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ، کمالاتِ جلیلہ
اور سیرتِ طیبہ

سرور القلوب

بذکرِ المحبوب

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

امام المتکلمین مولانا شاہ نقی علی خاں بریلوی قدس سرہ العزیز
۱۲۴۶ھ ——— ۱۲۹۷ھ
۱۸۳۰ء ——— ۱۸۸۰ء
والد ماجد امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

شبیر برادرز ۝ اردو بازار لاہور ۲

کتاب ــــــــ سرور القلوب فی ذکر المحبوب
تصنیف ــــــــ امام المتکلمین مولانا شاہ نقی علی خاں بریلوی قدس سرہٗ
کتابت ــــــــ محمد نعیم ۔ حضرت کیلیانوالہ ۔ گوجرانوالہ
پیرابندی و اصلاح رسم الخط ــــ جناب فدا حسین فدا، مدیر مہر و ماہ، لاہور
مصحح ــــــــ مولانا الحاج محمد منشا تابش ۔ قصوری
پیش لفظ ــــــــ محمد عبدالحکیم شرف قادری
اشاعت بار دوم ــــــــ ۱۹۱۸ء مطبع نولکشور، لکھنو
اشاعت بار سوم ــــــــ ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء
تعداد ــــــــ گیارہ سو (۱۱۰۰)
ناشر ــــــــ شبیر برادرز۔ اردو بازار لاہور
قیمت ــــــــ
مطبع ــــــــ رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز ریتی گن روڈ لاہور

طرف سے سوال جواب کے واسطے آیا آپ کے یاروں کو دیکھا کہ آپ کے حکم پر دوڑتے ہیں۔ اور آب وضو پر اس طرح گرتے ہیں گویا تلواروں سے کٹ کر مر جائیں گے۔ اور آپ کلام کرتے ہیں تو خاموش ہو جاتے ہیں اور بہ سبب ادب کے آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے جب اپنی قوم کے پاس گیا کہا خدا کی قسم! میں بادشاہان روم وحبش و ایران کے دربار میں گیا مگر کسی بادشاہ کے مصاحبوں کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے یاروں سے ادب و تعظیم میں بہتر نہ پایا۔

مالک کہتے ہیں ایوب سختیانی جب حضرت کا ذکر سنتے اس قدر روتے کہ ہم ان پر رحم کرتے۔ اور عبدالرحمٰن بن قاسم کا یہ حال ہوجاتا گویا رنگ ان کے بدن کا کسی نے نچوڑ لیا۔ اور بات نہ کر سکتے۔ اور زہری ایسے بے ہوش ہو جاتے گویا ہم انھیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے۔ اور صفوان بن سلیم اس قدر روتے کہ لوگ انھیں روتا چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوتے۔ اور قتادہ جب حدیث سنتے بے اختیار چیختے فی الواقع یہ لوگ مصداق اس حدیث کے تھے کہ زیادہ چاہنے والے مجھے میری امت سے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے۔ ایک ان کا دوست رکھے گا کہ اپنے اور مال کے بدلے مجھے دیکھنے یعنی یہ آرزو کرے گا کہ جورو، بچے، مال اسباب جاتا رہے۔ مگر کسی طرح حضرت کا جمال مبارک نظر آجائے۔

حکایت:۔ ابن عساکر روایت کرتے ہیں آپ نے ایک گدھے سے نام اس کا پوچھا عرض کیا یزید بیٹا شہاب کا۔ خدا نے میرے نسب میں ساٹھ گدھے پیدا کیے ان پر ہمیشہ پیغمبر سوار ہوتے تھے۔ اب اس نسل میں سوا میرے اور پیغمبروں میں سوا آپ کے کوئی باقی نہیں امیدوار ہوں آپ کی سواری میں رہوں۔ اور میں ایک یہودی کے پاس تھا۔ کہ قصداً اسے گرا دیتا وہ مجھے مارتا اور بھوکا رکھتا۔ آپ نے اس کا نام یعفور رکھا جسے بلایا چاہتے اسے بھیج دیتے دروازے پر اپنا سر مارتا جب صاحب خانہ باہر آتا

اشارہ کرتا تجھے حضرت نے یاد فرمایا ہے جس روز حضرت نے رحلت فرمائی، اسے مفارقت کی تاب نہ آئی کوئیں میں گر کر مر گیا۔ بطریق متواتر مروی ہے جب جماعت کی کثرت ہونے لگی ممبر خطبے کے لیے تیار ہوا۔ جس وقت حضرت نے منبر پر قدم رکھا ستون مسجد شریف کا جس پر تکیہ لگا کر خطبہ پڑھتے تھے آپ کی جدائی سے رونے لگا ؎

استین حنانہ از ہجر رسول　　بانگ میزد ہمچوار باب عقول
گفت پیغمبر چہ خواہی ای ستون　　گفت جانم از فراقت گشتہ خون
تکیہ ات من بودم از من تاختی　　بر سر منبر تو مسند ساختی

آپ نے یہ حال پُرملال اس کا دیکھ کر اپنے سینے سے لگایا۔ آپ فرماتے ہیں اگر میں تسکین اس کی نہ کرتا قیامت تک اسی طرح روتا رہتا۔ دارمیؒ نے روایت کیا پھر آپ نے اس ستون سے کہا اگر تو کہے تجھے تیرے باغ میں لگا دوں۔ کہ پھر تجھ میں برگ و بار آئے۔ اور جو کہے تو بہشت میں پہنچادوں کہ دوستان خدا تیرا میوہ کھائیں اس نے بہشت پسند کی آپ نے فرمایا

قَدْ اُخْتَارَ دَارُ الْبَقَاءِ عَلٰی دَارِ الْفَنَاءِ

آخرت دنیا پر اختیار کی۔ مگر قاضی عیاض کی روایت میں ہے آپ نے اسے منبر تلے دفن کیا ؎

آن ستون را دفن کردا ندر زمیں　　تاچو مردم حشر باید روز دین
تابدانی ہر کہ را یزداں بخواند　　از ہمہ کار جہاں بے کار ماند
ہر کرا باشد ز یزداں کاروبار　　یافت آں بار بیرون شد زکار

جب خلافت عثمان میں مسجد میں توسیع کی گئی ابن ابی کعب اسے اکھیڑ کر اپنے گھر لے گئے اور اسفرائنی نے روایت کیا جب وہ رونے لگا آپ نے اسے پاس بلایا زمین چیرتا آیا آپ نے اسے بدن مقدس سے چپٹایا پھر حکم ہوا اپنی جگہ چلا جا فوراً چلا گیا۔